Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 35, Sr.No.94, 2014 pp 53 - 58

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۵، جنوری۔ مارچ ۲۰۱۴ء، شمارہ ۹۴

کشمیر۔۔۔تہذیبی وثقافتی پس منظر

ڈاکٹر سردار اصغر اقبال☆

Abstract:

Kashmir is an ancient land with great historical background. It has been the hub of eastern culture and civilization. Kashmiri people accepted Islam in early age and it flourished to a great deal during Muslim Mughal period. In this article the background of Kashmiri culture and civilization has been discussed in detail. The author has given some historical evidences to prove his theory.

Key words: Kashmir, Culture, Civilization, History, Analysis.

کسی خاص خطہ زمین میں بسنے والے لوگوں کے رہن سہن، طرز و بود و باش اور زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق عمومی رویوں کو اس معاشرے کی تہذیب و ثقافت کہا جاتا ہے۔ تہذیبی اقدار جو کسی علاقے میں انسانی معاشرہ کی ابتداء کے ساتھ ہی جنم لیتی ہیں، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پروان چڑھتی ہیں۔ اور اس علاقے میں جہاں سے ان اقدار کی ابتداء ہوئی ہے کے ساتھ یوں پیوست ہو جاتی ہیں کہ دونوں کا ایک دوسرے سے الگ ہونا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ کشمیریات، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

تہذیب اور ثقافت ایک ہمہ گیر موضوع ہے جو زندگی گزارنے کے عام اصولوں اور روزمرہ کے معمولات سے لیکر مخصوص فلسفہ حیات تک کا نچوڑ بھی ہے اور ان کے اظہار کا ذریعہ بھی گویا ثقافت کسی قوم کی فکری، روحانی اور جذباتی زندگی کے افکار اور اعمال کا نام ہے۔

مخصوص خطہ زمین اور اہل زمین کے ساتھ اٹوٹ پیوستگی کے باعث یوں کہا جا سکتا ہے کہ ثقافت اور معاشرت میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ان میں سے کسی ایک کی ترقی کا انحصار دوسرے کی ترقی پر ہے۔ جو ایک کی تنزلی بھی دوسرے کے زوال سے مشروط ہو جاتی ہے۔ایک صحت مند معاشرہ ہمیشہ مثبت تہذیبی اقدار کو جنم دیتا اور پروان چڑھاتا ہے ۔ جب کہ زوال پذیر اور اخلاق باختہ معاشرے کا تہذیبی سرمایہ زوال اور انتشار ہی کی عکاسی کرتا ہے۔

تہذیب اور ثقافت کا مفہوم جاننے کے لیے جب ہم اہل فکر و نظر سے رجوع کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تہذیب اور ثقافت دو علیحدہ علیحدہ اصطلاحات ہیں۔ثقافت کے لغوی معنی دانا یا عقل مند ہونا، علوم وفنون میں مہارت حاصل کرنا، کسی چیز کو تیزی سے سمجھ لینا اور اس میں مہارت حا صل کرنے کے ہیں۔

جب کہ عربی میں تہذیب کے معنی کسی درخت کو کاٹنا، تراشنا اور اس کی اصلاح کرنا یا سیدھا کرنا کے ہیں۔مجازی معنوں میں یہ لفظ شائستگی اور خوش اخلاقی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔اہل تصوف کے نزدیک تہذیب کے معنی پاک کرنا، آلائشیں دور کرنا اور اخلاقی صفات سے مزین کرنے کے ہیں۔

ڈاکٹر محمد صغیر خان اپنے مقالہ ''کشمیر کی جدوجہد آزادی اور اردو ادب'' میں لکھتے ہیں کہ ''تہذیب وثقافت کی اصطلاحات کی تشریح کو یکجا کرتے ہوئے جو لفظ ان کا بھرپور احاطہ کرتا ہے وہ ''کلچر'' ہے جبکہ ایران میں ان اصطلاحات کے لیے'' آہنگ'' کی ترکیب استعمال کی جاتی ہے''۔(۱)

تہذیب وثقافت کی وضاحت کرتے ہوئے فیض احمد فیض کہتے ہیں کہ ''بعض اوقات ہم کلچر سے روزمرہ رہن سہن اور طریقہ زندگی مراد لیتے ہیں بعض اوقات عقائد، دین و مذہب اور بعض اوقات فن اور ادب، لیکن یہ بات بہر طور مسلمہ ہے کہ فوری تہذیب کے تعین میں ان اجزاء کا باہمی

رشتہ ان کی اہمیت اور غیر اہمیت یا ان کی تقدیم اور تاخیر کچھ بھی قائم کر لیجیے۔ انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ قومی تہذیب کو سمجھنے کے لیے ان کی مجموعی شکل وصورت ذہن میں رکھنا ضروری ہے''۔(۲)

مولانا مودودی کے خیال میں تہذیب جس چیز کا نام ہے اسکی تقوین پانچ عناصر سے ہوتی ہے۔

۱۔	دینوی زندگی کا تصور	۲۔	زندگی کا نصب العین
۳۔	سیاسی عقائد وافکار	۴۔	ترتیب افراد
۵۔	نظام اجتماعی۔		

دنیا کی ہر تہذیب انہی پانچ عناصر سے بنی ہے۔''

آغا بابر کی نظر میں ہمارا کلچر کیا ہے؟ ہمارا کلچر سرسوں کا ساگ اور جوار کی روٹی ہے۔ وہ کہتے ہیں جو چیز تہذیبی لحاظ سے مالک اور نوکروں کے درمیان موجود ہو جس سے دونوں کو محبت ہے جس کے دونوں طلبگار ہوں۔ امیر اور غریب جس تہذیب میں پلے بڑھے ہوں وہی تہذیب کلچر کہلاتی ہے۔

کشمیر میں تہذیب کا ارتقاء

تہذیب وثقافت کی جامع تعریف کی روشنی میں جب ہم جموں وکشمیر کے تہذیبی وثقافتی پس منظر کا جائزہ لیتے ہیں اور تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ یہ علاقہ طویل ترین تاریخی پس منظر رکھتا ہے۔ قدیم تاریخی ماخذ سے اگرچہ پانچ ہزار قبل مسیح سے اس علاقے میں انسانی آبادی کا آغاز اور اپنے دور کے حالات مطابق انسانی معاشرہ کی تشکیل ثابت ہوتی ہے۔(۳)۔(۴)

جہاں انسانی معاشرہ موجود ہو وہاں تہذیب وثقافت کا ہونا لازمی امر ہے لیکن یہ ماخذ قدیم عہد سے متعلق معلومات وحالات کی واضح تصویر بتانے سے قاصر ہیں وہاں اس دور کی تہذیب کے متعلق بھی انکا بیان صرف اتنا ہے کہ یہ وہ زمانہ تھا جب لوگ تہذیب سے بالکل نا آشنا وحشیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔(۵)

ایک دوسری جگہ اس دور کے تمدنی حالات کے متعلق یوں کہا گیا ہے۔ اس دور کے تمدن

طریق معاشرت اور طرز معاشرت کی نسبت کوئی حالات معلوم نہیں ہو سکتے۔(۶) کشمیر کے ابتدائی دور کے معاشرتی حالات کے بارے میں ایک اور کشمیری مؤرخ لکھتے ہیں کہ آریاء اس ملک میں آئے تو یہاں ان سے پہلے بھی کئی قومیں آباد ہو چکی تھیں جن کے پاس کوئی تہذیب نہیں تھی۔(۷) یہ اس زمانے کی بات ہے جب کشمیر میں دریادیو کی قوم بستی تھی جن کے بارے میں قرائین بتاتے ہیں کہ ان کے حالات آج کل کے وسط افریقہ کے باشندوں جیسی تھی۔البتہ اتنا ضرور تھا کہ لوگ جو گروہوں کی شکل میں رہتے تھے۔اپنے سردار کی اطاعت کا عمل سیکھ چکے تھے اور ان کے احکامات کی بجا آوری کو انتہائی اہمیت دیتے تھے۔اس دور کے لوگوں کا گزارہ شکار پر ہوتا تھا۔جبکہ سنگی اوزار اُن کے ہتھیار ہوتے تھے۔جب طوفان نوح کے بعد کشپ رشی نے جھیل ستی سر کا پانی خشک کیا اور علاقے کو کشمیر کے موجودہ نام سے دوبارہ آباد کیا تو ابتداء میں بعض ہندو رشیوں اور سنیاسیوں نے اس خطہ زمین کے چند گوشوں کو آباد کیا۔یہ لوگ عبادت اور تپسیا میں مگن رہتے تھے۔اس کی وجہ سے یہ کسی معاشرے کی بنیاد نہ ڈال سکے۔اس کے بعد مذہبی عقائد کی تبلیغ و اشاعت کے لیے انہی لوگوں نے کشمیر میں آشرم، پاٹھ شالے اور عبادت گاہیں تعمیر کیں۔اس طرح روحانیت اور علم و مذہب سے دلچسپی رکھنے والے لوگ کشمیر پہنچ گئے۔طبعی طور پر ان طالبان علم و مذہب کی خدمت گزاری، دیکھ بھال اور دوسرے ضروری کاموں کے لیے کچھ اور لوگ بھی انکے ساتھ آنے لگے۔(۸)

اس طرح اس علاقے میں انسانی معاشرہ نئے سرے سے تشکیل پذیر ہوا اور موجودہ اقوام کا آغاز ہوا۔

معتدل موسمی حالات اور ساز گار فضاء کے باعث جلد ہی کشمیر کی آبادی بڑھنے لگی۔گاؤں آباد ہونے لگے۔ضروریات زندگی کی تکمیل کے لیے کاشتکاری اور زراعت پہ دھیان دیا جانے لگا۔اس دور میں پیداوار کا واحد ذریعہ زمین تھی۔(۹)

کشمیر میں تہذیبی اور تمدنی زندگی کو پہلے پہل جس تہذیب نے ابتدائی بنیادیں فراہم کیں ہیں وہ ایک غیر آریائی تہذیب تھی۔جس کے آثار برزہ ہوم سے دریافت ہوئے ہیں۔برزہ ہوم سری

نگر کی ایک نواحی بستی ہے۔ جو شہر سے شمال مشرق کی جانب ۲۴ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں سے ہی پہلے غیر آریائی تہذیب کے آثار ملے ہیں۔

شیراز کاشمیری اپنی مشہور تصنیف ''کشمیری قوم اور قومتیں'' میں لکھتے ہیں۔ کہ ماہرین آثار قدیمہ اس بات پر متفق ہیں کہ برزہ ہوم کی غیر آریائی تہذیب ہڑپہ اور منجھو دہڑو کی تہذیبوں سے پرانی تہذیب ہے۔(۱۰)

ہندوستان کے محکمہ آثار قدیمہ کی ابتدائی رپورٹ پہ تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر فیئر سروس لکھتے ہیں کہ برزہ ہوم سے قدیم آثار کی دریافت کے بعد ماہرین آثار قدیمہ اس بات پر سخت حیران ہیں کہ ماقبل تاریخ کے ایسے آثار شمالی ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے کیوں نہیں مل سکے۔

ڈاکٹر والٹر فیئر سروس جنہیں ماقبل تاریخ کی تہذیبوں کے آثار قدیمہ کا ایک مستند تجربہ نگار سمجھا جاتا ہے وہ کئی ایک مضامین، مکالوں اور کتابوں کے خالق ہیں۔ جوان قدیم تہذیبوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ان کی مشہور زمانہ کتاب قدیم ہندوستان کے ماخذ (The Roots of Ancient India) میں ایک پورا باب برزہ ہوم سے متعلق ہے۔ڈاکٹر والٹر فیئر سروس نے جو بھی نتائج اخذ کیے ہیں انکی بنیاد ڈاکٹر ڈیرہ اور ڈاکٹر پیٹرسن کی تحقیقات ہیں۔ یاد رہے ڈاکٹر پیٹرسن اور ڈاکٹر ڈیٹرہ نے ۱۹۴۰ء میں کشمیر کا مطالعاتی دورہ کیا تھا۔ ڈاکٹر مذکورہ کے حوالے سے والٹر فیر لکھتے ہیں کہ ''یہ ڈاکٹر صاحبان اپنے تحقیقی مشن پر برزہ ہوم پہنچے تو وہ یہ جان کر حیران رہ گئے کہ اس دور افتادہ علاقے میں ایک ایسی تہذیب مدفن ہے جس کی ہمسر کسی دوسری تہذیب کے آثار شمالی ہندوستان کے کسی دوسرے علاقہ سے آج تک نہیں ملے ہیں''۔(۱۱)

''شمالی ہندوستان کی نئی دریافت شدہ تہذیبوں اور ان کے آثار قدیمہ کا مطالعہ کرتے ہوئے ھارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر لارسٹن وارڈ نے یہ رائے قائم کی ہے کہ شمالی ہندوستان کی دیگر تہذیبوں کے برعکس برزہ ہوم میں مدفن تہذیب کے آثار مکمل غیر آریائی تہذیب کے آثار ہیں''۔(۱۲)

برصغیر جنوبی ایشیاء کی قدیم تاریخی اور مذہبی کتابوں، آثار قدیمہ اور عصر حاضر کے ماہرین کی تحقیقات کو بنیاد بنایا جائے تو پورے وثوق کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ برزہ ہوم اور اس کے گرد و نواح سے جس مدفن تہذیب کے آثار ملے ہیں وہ دراصل غیر آریائی ناگ تہذیب کے آثار ہیں۔ ناگ تورانی نسل تھے اور قدیم تورانی زبان بولتے تھے۔ جواب ناپید ہوچکی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ناگ لوگ توران، ترکمان، بدخشاں، کاشغر اور منگولیہ کے علاقوں سے ہجرت کر کے کشمیر آئے تھے اور انہوں نے ہی کشمیر میں سب سے پہلے انسانی تہذیب کی بنیاد رکھی۔

☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر محمد صغیر خان، کشمیر کی جدوجہد آزادی اور اردو ادب، تحقیقی مقالہ Ph.D جامعہ کراچی، ص۳۴
۲۔ سلیم خان گمی، کشمیر اور ادب وثقافت، ص۲۱۳
۳۔ سلیم خان گمی، کشمیر اور ادب وثقافت، ص۲۱۹
۴۔ پنڈت کلہن، راج ترنگنی (اردو ترجمہ)، ویری ناگ پبلشرز میرپور، ص
۵۔ محمد دین فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ویری ناگ پبلشرز میرپور، ص۲۷
۶۔ محمد دین فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ویری ناگ پبلشرز میرپور، ص۲۷
۷۔ محمد دین فوق، مکمل تاریخ کشمیر، ویری ناگ پبلشرز میرپور، ص۲۰
۸۔ سید محمود آزاد، تاریخ کشمیر، معارف کشمیر، دھاڑی گیہل، آزاد کشمیر، ص۲۲
۹۔ غلام احمد کشفی، کشمیر ہمارا ہے۔ ص۵۳۔۵۴
۱۰۔ شیراز کاشمیری، کشمیر قوم اور قومتیں، کشمیر اکیڈمی آف سوشل سائنسز راولاکوٹ، ص۱۵۶
۱۱۔ شیراز کاشمیری، کشمیر قوم اور قومتیں، کشمیر اکیڈمی آف سوشل سائنسز راولاکوٹ، ص۱۵۷
۱۲۔ شیراز کاشمیری، کشمیر قوم اور قومتیں، کشمیر اکیڈمی آف سوشل سائنسز راولاکوٹ، ص۱۵۷